

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو تئیس

دانیال 11:40 کی نبوتی اہمیت کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-03-08

دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس خدا کے کلام کی سب سے گہری آیات میں سے ایک ہے، جیسے دانی ایل باب آٹھ کی آیت چودہ۔ آیت چالیس کی نمائندگی دریائے حدیقل کرتا ہے اور دریائے اولای دانی ایل باب آٹھ کی آیت چودہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

چالیسویں آیت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے: "اور آخر کے وقت"، اور اسی سے یہ خاص طور پر واضح ہوتا ہے کہ آیت کے آغاز کا زمانہ 1798 ہے۔ آیت کے اکیاون الفاظ کی مہر 1989 میں کھولی گئی، جب یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ اس وقت سوویت یونین کے انہدام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی آیت کے وہ اکیاون الفاظ 1798 میں وقت آخر کی بھی نمائندگی کرتے ہیں، اور پھر 1989 میں ایک اور وقت آخر کی بھی۔ الفا اور اومیگانے ان سب کے لیے جو دیکھنے اور سننے کے لیے آمادہ ہیں، اس آیت پر اپنا دستخط ثبت کر دیا۔ پہلے اور تیسرے فرشتوں کی تحریکوں کے وقت آخر کی نمائندگی اسی ایک آیت میں کی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل آیت یہ بتاتی ہے کہ امریکہ میں جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت پاپائیت، جس کی نمائندگی شمال کے بادشاہ کے طور پر کی گئی ہے، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جس کی نمائندگی ارض جمیل کے طور پر کی گئی ہے، کو کب فتح کرتی ہے۔ لہذا اگرچہ آیت چالیس کے الفاظ 1798 میں وقت انتہا کو آغاز کے طور پر اور 1989 میں وقت انتہا کو انجام کے طور پر شناخت کرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آیت چالیس میں پیش کی گئی نبوتی تاریخ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک آیت اکتالیس میں شمال کا بادشاہ ارض جمیل کو فتح نہیں کر لیتا۔ اس کا مطلب ہے کہ 1989 میں سوویت یونین کے زوال سے لے کر آیت اکتالیس میں مذکور جلد آنے والے اتوار کے قانون تک کی تاریخ، ریاستہائے متحدہ کی وہ تاریخ ہے جو صدر رونالڈ ریگن سے شروع ہو کر اسی جلد آنے والے اتوار کے قانون تک پہنچتی ہے۔ اس تاریخ میں 11 ستمبر 2001 شامل ہے اور پھر آگے چل کر مکاشفہ باب 11 کے عظیم زلزلے کی گھڑی تک۔

جب ابتدا میں اس آیت کی مہر کھولی گئی، تو حقیقت کے خلاف یہ اعتراض اٹھایا گیا کہ "پینجر کا یہ دعویٰ کہ یہ آیت 1798 سے لے کر اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے، ایک غیر معقول دعویٰ تھا، کیونکہ بائبل کی آیات کبھی اتنے طویل ادوار تاریخ کی نمائندگی نہیں کرتیں۔" ہم نے اس تصور پر غور نہیں کیا تھا کہ کیا ایک ہی آیت میں بیان کی جا سکتے والی مدت کی کوئی حد ہوتی ہے، مگر ہمیں فوراً یاد آیا کہ مکاشفہ باب تیرہ، آیت گیارہ ٹھیک اسی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے، اور وہ بھی ایک ہی آیت میں۔ زمین سے نکلنے والے درندے کی تاریخ 1798 میں شروع ہوئی، اور اس درندے کا اڑدہا کی مانند بولنا جلد آنے والے اتوار کے قانون پر پورا ہوگا۔

"اور جب پاپائیت اپنی قوت سے محروم کر دی گئی اور ایسے ایذا رسانی سے باز آنے پر مجبور ہونا پڑا، تو یوحنا نے ایک نئی طاقت کو ابھرتے دیکھا جو اڑدہا کی آواز کی گونج بنے اور اسی ظالمانہ اور کفر آمیز کام کو آگے بڑھائے۔ یہ طاقت، جو کلیسیا اور خدا کے قانون کے خلاف جنگ چھیڑنے والی آخری ہے، اس کی علامت برہ جیسے سینگوں والا ایک درندہ تھی۔" علامات زمانہ، 1 نومبر، 1899۔

اگر کسی کو فنی طور پر بات کرنی ہو، تو آیت چالیس 1798 کے واقعات کی تاریخ کو آیت اکتالیس تک محیط کرتی ہے، اور آیت اکتالیس میں اتوار کے قانون کی نشاندہی کی گئی ہے، لہذا مکاشفہ باب تیرہ کی واحد آیت کے برخلاف، آیت چالیس دراصل قدرے مختصر ہے کیونکہ اتوار کا قانون اگلی آیت میں ہے، جبکہ مکاشفہ باب تیرہ میں 1798 سے اتوار کے قانون تک بات ایک ہی آیت میں آ جاتی ہے۔ سسٹر

وائٹ ہمیں آگاہ کرتی ہیں کہ دانی ایل کی کتاب میں جو "وہی نبوتی سلسلہ" ہے، اسے مکاشفہ کی کتاب میں بھی اٹھایا گیا ہے، اور اگر آپ خط پر خط کے اصول کو لاگو کرنا چاہیں تو مکاشفہ باب تیرہ، آیت گیارہ، باسانی آیت چالیس پر عین منطبق ہو جاتی ہے۔

جب آپ سطر بہ سطر کے اصول کو اختیار کرتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ مکاشفہ باب تیرہ کے زمین سے آنے والے درندے (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کی آیت چالیس میں کی گئی نمائندگی — جسے وہاں "رتھ، جہاز اور گھوڑ سوار" کے ذریعے دکھایا گیا ہے — سن 1798 میں دو سینگوں والے برہ نما درندے سے قریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت اژدہا کی مانند بولنے والے درندے میں بدل جاتی ہے، اور یہ بھی کہ برہ نما درندے کے دو سینگ ہیں۔

آیت چالیس اُن علامتی ستر برسوں کی بھی نمائندگی کرتی ہے جب صور کی فاحشہ فراموش کر دی جاتی ہے، کیونکہ یہ ستر علامتی برس ایک بادشاہ کے ایام کے مانند ہیں، اور بادشاہ دراصل ایک بادشاہت ہوتا ہے۔ آیت چالیس اور مکاشفہ باب تیرہ کے متن کی بنیاد پر، بائبل کی نبوت میں اشعیا باب تیس کے ستر علامتی برسوں تک حکمرانی کرنے والی بادشاہت زمین سے نکلنے والا حیوان ہے، جس کے قوت کے دو سینگ ہیں۔ زمین سے نکلنے والا حیوان ابتدا میں قوت کے دو سینگوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے جو ریپبلکن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم کی نمائندگی کرتے ہیں، لیکن جب آیت چالیس کی تاریخ اپنی تکمیل آیت اکتالیس میں قریب آتی ہے تو اس کی دو نبوی قوتیں پھر "جہاز" (معاشی قوت) اور "رتھ اور گھڑ سوار" (عسکری قوت) کے طور پر شناخت کی جاتی ہیں۔

اشعیا باب تیس کے ستر علامتی سالوں کے دوران، صور کی فاحشہ، جو آیت چالیس میں شمال کا بادشاہ ہے، بھلا دی جاتی ہے۔ مگر پھر ستر علامتی سالوں کے اختتام پر وہ ایک بار پھر زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زناکاری کرے گی، جیسے سوویت یونین کے سقوط تک پہنچنے والی تاریخ میں ہوا تھا، جب تمام مؤرخین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ صدر ریگن نے سوویت یونین کو گرانے کے مقصد سے بائبل کی پیشین گوئیوں والے ضد مسیح کے ساتھ ایک خفیہ اتحاد قائم کیا تھا۔ 1989 سے پہلے کے عرصے میں ریگن مرد گناہ کے ساتھ خفیہ ناجائز تعلق شروع کر چکا تھا، یوں نیوکدضر کے موسیقار اس دھن کی مشق کرنے لگے جسے فراموش شدہ فاحشہ گانا شروع کر رہی تھی۔ اسی تاریخ میں، جان پال دوم کی بے مثال عالمی خدمت اس "گیت اور رقص" کا آغاز تھی جس نے "تمام دنیا" کو "درندے کے پیچھے حیران ہو کر چلنے" پر مجبور کیا۔

آیت چالیس لاودکیائی ایڈونٹزم کی تاریخ کی بھی نمائندگی کرتی ہے، جس کا آغاز 1798 میں ساردس کی حالت سے ہوا؛ پھر ساردس والوں نے وہ روشنی قبول کی جو مہر کھلنے پر آشکار ہوئی، اور پھر ساردس میں سے فلاڈلفیائی تحریک نمودار ہوئی۔ جب فلاڈلفیائی تحریک نے 1856 کی روشنی کو رد کیا، تو 1863 میں وہ تحریک لاودکیائی کلیسیا میں بدل گئی۔ لہذا وہ کلیسیا آیت اکتالیس میں خداوند کے منہ سے اگل دیے جانے کے لیے مقدر ہے، جو عنقریب آنے والا اتوار کا قانون ہے۔ آیت چالیس نہ صرف ریاست ہائے متحدہ کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے بلکہ لاودکیائی ایڈونٹزم کی تاریخ کی بھی۔

لاودکیائی ایڈونٹزم کو اس کے سہارا اور قوت کے لیے کلام خدا کی الٰہی روشنی عطا کی گئی، اور ریاستہائے متحدہ کی حکومت کو اس کے سہارا اور قوت کے لیے آئین ریاستہائے متحدہ کی الٰہی روشنی دی گئی۔ وہ دونوں 1798 میں نبوتی طور پر سینگوں کی حیثیت سے شروع ہوئے، اور ستر علامتی برسوں کے اختتام تک، مرتد ریپبلکن سینگ اور مرتد پروٹسٹنٹ سینگ ایک سینگ کی صورت متحد ہو جائیں گے جو اژدہا کی مانند بولے گا۔

آیت چالیس کے دو سینگ حکومت اور منتخب کلیسیا ہیں، جو دو نبوی خطوط کی نمائندگی کرتے ہیں جو ساتھ ساتھ چلتے ہیں، کیونکہ انہیں ایک ہی درندے پر دو سینگوں کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ جہاں کہیں درندہ جاتا ہے، دونوں سینگ بھی جاتے ہیں، اور یہ سب ایک ہی نبوی تاریخ کے اندر ہوتا ہے۔

پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ نبوی اعتبار سے دوہری نوعیت رکھتا ہے جس کی نمائندگی لاؤدیکہ اور فلاڈیلفیا کرتے ہیں۔ ریپبلکن ازم کا سینگ بھی نبوی اعتبار سے دوہری نوعیت رکھتا ہے جس کی نمائندگی ریپبلکن اور ڈیموکریٹک سیاسی جماعتیں کرتی ہیں۔ ہر سینگ کی اس دوہری نوعیت میں سے دوسرا، دانی ایل باب آٹھ کے مطابق، آخر میں ابھرتا ہے اور زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔

پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، اور دیکھو، دریا کے سامنے ایک مینڈھا کھڑا تھا جس کے دو سینگ تھے؛ اور دونوں سینگ اونچے تھے، لیکن ایک دوسرے سے اونچا تھا، اور جو اونچا تھا وہ آخر میں نمودار ہوا۔ دانی ایل 8:3

ہر سینگ کی دوہری خصوصیات مسیح کی تاریخ میں فریسیوں اور صدوقیوں کے ذریعے واضح کی گئی ہیں، جو ریپبلکن سینگ میں لبرل ازم (غلامی کے حامی، جمہوریت، ووک ازم اور عالمگیریت) اور قدامت پسندی (غلامی کے مخالف، ایک آئینی جمہوریہ، روایت پسند، MAGA) کے مترادف ہیں۔ پروٹسٹنٹ سینگ کی دوہری خصوصیات فلاڈیلفیہ اور لاؤدیکہ کے مساوی ہیں۔ ان دونوں سینگوں کی دوہری تقسیم میں کامل مماثلت نہیں پائی جاتی، کیونکہ نہ ترقی پسند لبرل ازم اور نہ ہی قدامت پسند MAGA ازم اتوار کے قانون کے معاملے میں صحیح طرف آتے ہیں، کیونکہ صلیب پر فریسی اور صدوقی اکٹھے ہو گئے تھے؛ لیکن جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت، جس کی مثال صلیب سے دی گئی تھی، لاؤدیکہ کو خداوند کے منہ سے اُگل دیا جاتا ہے، اور فلاڈیلفیائی سینگ پھر ایک علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے۔ پھر بھی، دونوں سینگوں کی دوہری نوعیت فریسیوں اور صدوقیوں کے درمیان الہیاتی تنازعے سے نمایاں ہوتی ہے، اور قوموں کے لیے رسول (پولس) مسیح کی تاریخ میں پہلے فریسیوں کا فریسی تھا۔

آخری بارش کا طریقہ کار، جو سطر پر سطر ہے، جب لاگو کیا جاتا ہے تو آیت چالیس میں عظیم روشنی پیدا کرتا ہے۔ مکاشفہ کے باب دو سے اٹھارہ تک سب آیت چالیس کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ اشعیا باب تئیس میں صور کی فاحشہ کی گواہی اس آیت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یقیناً، کچھ اور مقامات بھی ہیں جنہیں آیت چالیس پر رکھ کر دیکھا جانا چاہیے، لیکن شاید سطر پر سطر کے اصول کے تحت آیت چالیس کا سب سے اہم اطلاق خود آیت چالیس ہی ہے۔

آیت چالیس میں 1798 کا وقت انتہا اور 1989 کا وقت انتہا دونوں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ نبوت کے طالب علم کو ہدایت دیتا ہے کہ 1798 کے وقت انتہا کو 1989 کے وقت انتہا پر منطبق کرے۔ جب ایسا کیا جاتا ہے تو آیت چالیس کی تاریخ دو لکیریں وجود میں لاتی ہے جو ہر ایک 1798 سے شروع ہوتی ہیں اور آیت اکتالیس کے عنقریب آنے والے اتوار کے قانون تک جاری رہتی ہیں۔ جو لکیر 1798 میں شروع ہوتی ہے وہ خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کے اندرونی پیغام کی نشاندہی کرتی ہے، اور جو لکیر 1989 میں شروع ہوتی ہے وہ اسی تاریخ کے دوران خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کے بیرونی پیغام کی نشاندہی کرتی ہے۔ پس آیت چالیس اپنے اندر وہی اندرونی اور بیرونی نبوی تعلق کی علامت رکھتی ہے جو مکاشفہ کی کتاب میں سات کلیسیاؤں اور سات مہروں کے ذریعے مجسم ہے۔ اور یہ نبوی مظہر ایک ہی آیت میں، جو اکیاون الفاظ پر مشتمل ہے، پیش کیا گیا ہے!

ملرائٹس نے سات کلیسیاؤں اور سات مہروں کے اندرونی و بیرونی پیغام کو تسلیم کیا، اور یہ بھی مانا کہ سات نرسنگ سچائی کی ایک تیسری لکیر کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اس تاریخ کا ایک عنصر تھی جس کی نمائندگی سات کلیسیائی اور سات مہریں کرتی تھیں۔ نرسنگ، جیسا کہ ملر کہتا ہے، "خصوصی عذاب" تھے جو روم پر نازل کیے گئے۔ ملرائٹس سمجھتے تھے کہ خدا کے وہ فیصلے جو سات نرسنگوں میں نمایاں کیے گئے تھے، سات کلیسیاؤں کی تاریخ اور سات مہروں کی متوازی تاریخ سے مربوط تھے۔

آیت چالیس میں 11 ستمبر 2001 کی تاریخ شامل ہے، اور لہذا آیت چالیس میں سات نرسنگوں کا نبوی سلسلہ بھی ہم آہنگ ہوتا ہے۔ پہلا فرشتہ 1798 میں آیا، تاکہ 1844 میں عدالت کے کھلنے کا اعلان کرے۔ یہ عدالت دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے: تحقیقی عدالت اور تنفیذی عدالت۔ آیت چالیس کی تاریخ تحقیقی عدالت کی تاریخ ہے، اور آیت اکتالیس سے آگے، اُس مقام تک جب میکائیل کھڑا ہوگا اور آخری سات بلاہیں انڈیلی جائیں گی، تنفیذی عدالت کی تاریخ ہے۔

اجرائی فیصلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ریاست ہائے متحدہ اڑدے کی طرح بولتا ہے۔

"اس علامت کے برہ جیسے سینگ اور اڑدہا جیسی آواز اس قوم کے دعووں اور عمل کے درمیان ایک نمایاں تضاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس کی اس طرح نمائندگی کی گئی ہے۔ قوم کا 'بولنا' اس کے مقننہ اور عدلیہ کے اقدامات سے عبارت ہے۔ ایسے اقدامات کے ذریعے وہ اُن آزادانہ اور پرامن اصولوں کو جھوٹا ٹھہرائے گی جنہیں اس نے اپنی پالیسی کی بنیاد کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ پیشین گوئی کہ وہ 'اڑدہا کی مانند' بولے گی اور 'پہلے درندے کی ساری قدرت' استعمال کرے گی، صاف طور پر عدم برداشت اور ظلم و ستم کی اُس روح کے پنپنے کی خبر دیتی ہے جو اُن قوموں کے ذریعے ظاہر ہوئی تھی جن کی نمائندگی اڑدہا اور چیتے نما درندے کرتے ہیں۔ اور یہ بیان کہ دو سینگوں والا درندہ 'زمین اور اس کے رینے والوں کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ پہلے درندے کی پرستش کریں' اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس قوم کا اختیار کسی ایسی پابندی کو نافذ کرانے میں بروئے کار لایا جائے گا جو پاپائیت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے مترادف ہوگی۔" عظیم تنازعہ، 443۔

جب ریاستہائے متحدہ امریکہ "بولتا ہے"، اور عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کو نافذ کرتا ہے، تو مکاشفہ باب اٹھارہ کی "دوسری آواز" "بولتی ہے"، اور مردوں اور عورتوں کو بابل سے نکل آنے کے لیے پکارتی ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہہ رہی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو جاؤ، اور تاکہ تم اس کی آفتوں میں سے نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریاں یاد کی ہیں۔ جیسا اس نے تمہیں بدلہ دیا، ویسا ہی تم بھی اسے دو؛ اور اس کے اعمال کے مطابق اسے دگنا دو؛ جس پیالہ کو اس نے بھرا، اسی میں اس کے لیے دگنا بھرو۔ مکاشفہ 18:4-6۔

آیت اکتالیس میں، جب ریاست ہائے متحدہ بولتی ہے، تو جو لوگ ابھی تک جدید بابل کے سہ گانہ ماحول میں ہیں انہیں اُس وقت باہر بلایا جاتا ہے جب مکاشفہ باب اٹھارہ کی "دوسری آواز" بولتی ہے۔ جو لوگ تب باہر بلائے جاتے ہیں، انہیں آیت اکتالیس میں "ادوم، موآب اور بنی عمون کے سردار" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس آیت میں، وہ جو جدید بابل کی سہ گانہ علامت میں نمایاں ہیں، شمال کے بادشاہ (پاپائیت) کے ہاتھ سے بچ نکلتے ہیں۔ عبرانی لفظ "escape" کا مطلب ہے پھسل کر بچ نکلنا، اور اس کے اندرونی معنی یہ ہیں کہ یہ فرار اُس چیز سے عمل میں آتا ہے جو فرار سے پہلے بچ نکلنے والوں کو اسیری میں رکھتی تھی۔

وہ ارضِ جلال میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے [ممالک] مغلوب کر دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی ادوم، موآب اور بنی عمون کے سردار۔ وہ ملکوں پر بھی اپنا ہاتھ دراز کرے گا، اور مصر کی سرزمین نہ بچے گی۔ دانی ایل 11:41، 42۔

آیت بیالیس میں پاپائیت (شمال کا بادشاہ) اپنی تیسری جغرافیائی رکاوٹ پر اس وقت قابو پا لیتی ہے جب وہ مصر پر قبضہ کر لیتی ہے، جو اقوام متحدہ کی علامت ہے، جیسا کہ ہیروڈیس کی سالگرہ کی مثال سے ظاہر ہے، جب وہ سالومے (ریاست ہائے متحدہ)، جو ہیروڈیاس (پاپائیت) کی بیٹی ہے، کے فریب دہ رقص کے آگے جھک جاتا ہے۔ یہ اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب اقوام متحدہ (مکاشفہ سترہ کے "دس بادشاہ") ایک گھڑی کے لیے اپنی بادشاہی درندے کو دینے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک گھڑی مکاشفہ

گیارہ کے "بڑے زلزلے" کی گھڑی ہے، اور وہی "گھڑی" جب بابل کی فاحشہ پر عدالت ہوتی ہے۔ آیت بیالیس میں، مصر (اقوام متحدہ) "بچا نہ نکلے گا۔"

آیت بیالیس میں جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "بچ نکلنا" کیا گیا ہے، وہ آیت اکتالیس کے عبرانی لفظ سے مختلف ہے۔ آیت بیالیس میں "بچ نکلنا" کا مطلب "نجات نہ ملنا" ہے، لیکن آیت اکتالیس اس حالت کی نشاندہی کرتی ہے کہ جو لوگ عنقریب آنے والے اتوار کے قانون سے پہلے پاپائیت کے ساتھ ہاتھ ملا رکھے ہوئے تھے، پھر گویا پھسل کر بچ نکلتے ہیں۔ اتوار کے قانون کے بحران کی گھڑی سے پہلے، جدید بابل کی رفاقت میں شامل لوگ اس شیطانی خیال کو قبول کرتے رہے ہیں کہ اتوار خدا کی عبادت کا دن ہے۔ جب نشان حیوان نافذ کیا جائے گا، تو آدمی یا تو کسی بھی وجہ سے اسے قبول کر سکتا ہے، یا واقعی اسے سچ مان سکتا ہے۔ اسے سچ ماننا ماتھے پر نشان پانے کے مترادف ہے، اور محض اسے قبول کرنا، ہاتھ پر نشان پانے کے برابر ہے۔

جو لوگ اتوار کے قانون کے وقت پاپائیت کے ہاتھ سے بچ نکلتے ہیں، وہ اس شیطانی خیال کو رد کرتے ہیں کہ خدا کی عبادت کا دن سورج کا دن ہے، عین اسی وقت جب ریاست ہائے متحدہ امریکا اور اقوام متحدہ روم کی فاحشہ، یعنی پاپائی طاقت جو شمال کا بادشاہ ہے، کے ساتھ ہاتھ ملا رہے ہیں۔

"ریاستہائے متحدہ کے پروٹسٹنٹ روح پرستی کا ہاتھ تھامنے کے لیے خلیج کے پار اپنے ہاتھ بڑھانے میں پیش پیش ہوں گے؛ وہ گہری کھائی کے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر رومی اقتدار کے ساتھ ہاتھ ملائیں گے؛ اور اس سہ گانہ اتحاد کے زیر اثر یہ ملک ضمیر کے حقوق کو پامال کرنے میں روم کے نقش قدم پر چلے گا۔" عظیم تنازعہ، 588۔

یہ ضروری ہے کہ جب ہم آیت چالیس پر اپنے غور و فکر میں آگے بڑھتے ہیں تو دانی ایل گیارہ کی آخری چھ آیات کی ساخت کو واضح کرنے کے لیے وقت نکالا جائے۔ شمال کا بادشاہ، یعنی جدید روم، زمین کے تخت پر متمکن ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں کو فتح کرتا ہے۔ بت پرست روم نے تین جغرافیائی رکاوٹیں فتح کیں، اسی طرح پاپائی روم نے بھی؛ لہذا جدید روم آیت چالیس میں جنوب کے بادشاہ (سابق سوویت یونین) کو فتح کرتا ہے، پھر آیت اکتالیس میں ارض جلال (امریکہ) کو فتح کرتا ہے، اور پھر آیات بیالیس اور تینتالیس میں مصر (اقوام متحدہ) کو۔

لیکن جیسا کہ سسٹر وائٹ کے سابقہ اقتباس میں واضح کیا گیا ہے، ریاست ہائے متحدہ امریکا بیک وقت پاپائیت اور اقوام متحدہ کے ساتھ ہاتھ ملا لیتا ہے۔ اژدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کا تہرا اتحاد جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت قائم ہو جاتا ہے، اگرچہ دانیال باب 11 آیات 41 تا 43 اس بیک وقتی تسخیر کی ترتیب وار نشان دہی کرتی ہیں۔ دکھائی گئی ترتیب واقعات کے بہاؤ کی نمائندگی کرتی ہے، لیکن یہ سب کچھ جلد آنے والے اتوار کے قانون ہی پر مکمل ہوتا ہے۔

اسی مقام پر مکاشفہ باب اٹھارہ کی "دوسری آواز" "بولتی ہے"، بالکل وہیں جہاں امریکہ "بولتا ہے"۔ خدا وہیں اور اسی وقت بولتا ہے جہاں اور جب شیطان بولتا ہے۔ آیت چوالیس میں مشرق اور شمال سے آنے والی خبریں شمال کے بادشاہ کو پریشان کرتی ہیں اور آخری پاپائی خونریزی کا آغاز ہوتا ہے۔ آیت چوالیس، بالکل آیات بیالیس اور تینتالیس کی طرح، آیت اکتالیس میں شروع ہوتی ہے، جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا زور آور فرشتہ اپنے دوسرے گلے کو بابل سے نکل آنے کے لیے پکارنا شروع کرتا ہے۔

وہ جو پیغام پیش کرتا ہے، وہ ایسا پیغام ہے جو تیسری ہائے سے وابستہ اسلام کو اُس کی عدالت کے وسیلے کے طور پر شناخت کرتا ہے، اور بابل کی فاحشہ کی سزا کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسلام کو "مشرق کی خبریں" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور پاپائیت (شمال کا جعلی بادشاہ) "شمال کی خبریں" ہے۔ دانی ایل باب گیارہ آیت چالیس تحقیقی عدالت کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت اکتالیس تا پینتالیس تنفیذی عدالت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں دانی ایل کے گیارہویں باب کی آیت چالیس پر اپنے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

ایک موقع پر نیویارک شہر میں، رات کے وقت مجھے یہ دکھایا گیا کہ عمارتیں آسمان کی طرف منزل پر منزل بلند ہو رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے آگ سے محفوظ ہونے کی ضمانت دی گئی تھی، اور انہیں اپنے مالکان اور معماروں کی شان بڑھانے کے لیے تعمیر کی گئیں۔ یہ عمارتیں بلند سے بلندتر ہوتی چلی گئیں، اور ان میں نہایت قیمتی مواد استعمال کیا گیا۔ جن کی یہ عمارتیں تھیں وہ اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تھے: 'ہم خدا کو بہترین طور پر کس طرح جلال دے سکتے ہیں؟' خداوند ان کے خیالات میں نہ تھا۔

میں نے سوچا: 'اے کاش! جو لوگ اس طرح اپنے وسائل لگا رہے ہیں، وہ اپنی روش کو اسی طرح دیکھ پاتے جیسے خدا اسے دیکھتا ہے! وہ شاندار عمارتیں ایک کے بعد ایک بنا رہے ہیں، لیکن کائنات کے حاکم کی نظر میں ان کی منصوبہ بندی اور تدبیریں کتنی بے وقوفانہ ہیں۔ وہ دل و دماغ کی تمام قوتوں سے یہ غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ خدا کی کس طرح تمجید کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات سے غافل ہو گئے ہیں، کہ یہی انسان کا پہلا فرض ہے۔'

جب یہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوتی گئیں، تو مالکان فخر و غرور کے ساتھ شادمان تھے کہ ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اپنی نفس پرستی کی تسکین کریں اور اپنے پڑوسیوں میں حسد بھڑکائیں۔ انہوں نے جو سرمایہ اس طرح لگایا، اس کا بڑا حصہ جبری وصولیوں اور غریبوں کو کچل کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ آسمان پر ہر کاروباری لین دین کا حساب محفوظ رکھا جاتا ہے؛ ہر ناروا سودا، ہر دھوکہ دہی کا عمل وہاں درج ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے جب اپنی دھوکہ دہی اور گستاخی میں لوگ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ خداوند انہیں اس سے آگے بڑھنے نہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ یہوواہ کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔

اگلا منظر جو میرے سامنے آیا، آگ لگنے کے الارم کا تھا۔ لوگوں نے بلند و بالا اور آگ سے محفوظ سمجھی جانے والی عمارتوں کی طرف دیکھا اور کہا: 'یہ بالکل محفوظ ہیں۔' لیکن یہ عمارتیں یوں بھسم ہو گئیں گویا تارکول سے بنی ہوں۔ فائر انجن تباہی کو روکنے کے لیے کچھ بھی نہ کر سکے۔ آتش نشانی کے اہلکار انجن چلا نہیں سکے۔

مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ جب خداوند کا وقت آئے گا، اگر مغرور اور جاہ طلب انسانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو تو لوگ پائیں گے کہ وہی ہاتھ جو نجات دینے میں قوی تھا، ہلاک کرنے میں بھی قوی ہوگا۔ کوئی زمینی طاقت خدا کے ہاتھ کو روک نہیں سکتی۔ عمارتوں کی تعمیر میں ایسا کوئی مواد استعمال نہیں کیا جا سکتا جو انہیں تباہی سے محفوظ رکھ سکے، جب خدا کا مقررہ وقت آپہنچے کہ وہ اپنی شریعت کی بے اعتنائی اور ان کی خود غرضانہ جاہ طلبی کے بدلے میں لوگوں پر سزا نازل کرے۔

معاشرے کی موجودہ حالت کے پس پشت کارفرما اسباب کو سمجھنے والے کم ہی ہیں، حتیٰ کہ معلمین اور مدبرین ریاست میں بھی۔ حکومت کی باگیں تھامنے والے اخلاقی بگاڑ، غربت، افلاس اور بڑھتے ہوئے جرائم کے مسئلے کو حل کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ کاروباری معاملات کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی بے سود کوششیں کر رہے ہیں۔ اگر لوگ خدا کے کلام کی تعلیمات پر زیادہ توجہ دیں تو انہیں ان مسائل کا حل مل جائے جو انہیں الجھاتے ہیں۔

پاک صحیفہ مسیح کی دوسری آمد سے عین پہلے دنیا کی حالت بیان کرتے ہیں۔ جو لوگ لوٹ مار اور زبردستی سے بے حد دولت جمع کر رہے ہیں، ان کے بارے میں لکھا ہے: "تم نے آخری دنوں کے لیے خزانہ جمع کیا ہے۔ دیکھو، تمہارے کھیتوں کی کٹائی کرنے والوں کی مزدوری، جو تم نے دھوکے سے روک رکھی ہے، پکارتی ہے؛ اور کاٹنے والوں کی فریادیں رب الافواج کے کانوں تک پہنچ چکی ہیں۔ تم نے زمین پر عیش و عشرت کی اور عیاشی کی؛ تم نے اپنے دلوں کو گویا ذبح کے دن کے لیے موٹا کیا۔ تم نے راستباز کو مجرم ٹھہرایا اور قتل کیا، اور وہ تمہارا مقابلہ نہیں کرتا۔" یعقوب 3:5-6۔

لیکن زمانے کی تیزی سے پوری ہونے والی نشانیوں کے ذریعے دی گئی تنبیہات کو کون پڑھتا ہے؟ دنیا پرست لوگوں پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟ ان کے رویے میں کیا تبدیلی نظر آتی ہے؟ اتنی ہی جتنی نوح علیہ السلام کے زمانے کے باشندوں کے رویے میں دیکھی گئی تھی۔ دنیاوی کاروبار اور لذتوں میں گم، طوفانِ نوح سے پہلے کے لوگ 'نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ سیلاب آیا اور ان سب کو بہا لے گیا' متی 24:39۔ انہیں خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی تنبیہات ملی تھیں، مگر انہوں نے سننے سے انکار کیا۔ اور آج دنیا، خدا کی تنبیہی آواز کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے، ابدی ہلاکت کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

دنیا جنگ کے جذبات سے مشتعل ہے۔ دانیال کے بابِ گیارہ کی پیشگوئی تقریباً اپنی کامل تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ جلد ہی وہ مصیبت کے مناظر، جن کا ذکر پیشگوئیوں میں ہے، رونما ہوں گے۔

کلیسیا کے لیے گواہیاں، جلد نہم، صفحہ گیارہ۔